بسم اللہ الرحمن الرحیم

امریکہ اور کافر حربی ریاستوں سے قریبی تعلقات، پاکستان کے لیے ہمیشہ نقصان کا باعث بنے ہیں

تحریر: شہزاد شیخ

(ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کے ڈپٹی ترجمان)

تاریخ: 17 اکتوبر 2013

خبر: 14 اکتوبر 2013 بروز پیر امریکہ کے نمائندہ خصوصی برائے پاکستان وافغانستان جیمزڈوبنزنے پاکستان کا دورہ کیا۔ پاکستان میں امریکی سفارت خانے سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی جس کے مطابق: "ڈوبنزنے پاک امریکہ تعلقات، خطے کے سلامتی اموراور افغانستان کے معاملات پر وزیر داخلہ چوہدری نثار، وزیر اعظم کے مشیر برائے قومی سلامتی وخارجہ امور سرتاج عزیزاور چیف آف آرمی سٹاف اشفاق پرویز کیانی سے بات چیت کی"۔

تبصرہ: امریکی نمائندہ خصوصی جمیزڈوبنزنے یہ دورہ اس وقت کیا ہے جب وزیر اعظم پاکستان نواز شریف کی 23 اکتوبر 2013 کو واشنگٹن میں امریکی صدر اوبامہ سے ملاقات ہونے والی ہے۔ پاکستان میں برسراقتدار آنے والا ہر حکمران اپناسب سے پہلا غیر ملکی دورہ واشنگٹن یالندن کا کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ پاکستان کے عوام کو یہ دِکھا سکے کہ وقت کی سپر پاور اور اس کے اتحادی، اس کی حمائت کررہے ہیں اور اس کا قتدار مضبوط و مستحکم ہے۔ لیکن جہاں ایک طرف امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے بظاہر دوستانہ تعلقات استوار رکھنا کسی بھی پاکستانی حکمران کے کام نہیں آیا، کیونکہ جب بھی امریکہ نے یہ دیکھا کہ یہ حکمران مزید اس کے مفادات کے حصول اور ان کے تحفظ کے لیے زیادہ فائدہ مند نہیں رہاتو امریکہ نے ہمیشہ ان کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھالیا، تو دوسری جانب امریکہ اور مغربی کافر حربی ریاستوں سے تعلقات کا پاکستان کو بھی فائدے سے زیادہ ہمیشہ نقصان ہی ہوا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب جب پاکستان نے امریکہ و مغربی کافر حربی ریاستوں کی بات مانی یاان پر بھروسہ کیاتو پاکستان کو ہمیشہ نقصان ہی اٹھاناپڑا۔ 1948 میں جب افواج پاکستان اور مسلم مجاہدین، کشمیر کے محاذپر بھارتی فوج کو شکست دیتے ہوئے سرینگر کی جانب پیشقدمی کررہے تھے توبھارت بھاگا بھاگا اقوام متحدہ گیااور پاکستان نے امریکہ اور کافر مغربی حربی ریاستوں کے دباؤاور یقین دہانیوں پر یقین کرتے ہوئے جنگ بندی قبول کرلی۔ لیکن اس کے بعد سے اب تک 65 سال گزر چکے ہیں اور پاکستان اور کشمیر کے مسلمان اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کا انتظار ہی کررہے ہیں۔ اسی طرح جب 1962 میں چین اور بھارت کی جنگ شروع ہوئی تو پاکستان کے پاس کشمیر کو آزاد کروانے کا ایک سنہری موقع تھالیکن امریکہ اور کافر مغربی حربی ریاستوں نے مداخلت کی اور انکے مشورے پر عمل کرتے ہوئے پاکستان نے اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا اور کشمیر کی آزادی کا موقع گنوادیا۔ پھر 1971 میں جب بھارت نے اس وقت کے مشرقی پاکستان پر حملہ کیاتو باوجود اس کے کہ امریکہ کا دشمن سوویت یونین بھارت کی کھلم کھلااور بھرپور مدد کررہاتھااور امریکہ کا پاکستان کے ساتھ دفاعی معاہدہ بھی تھا، امریکہ پاکستان کی مدد کو نہیں آیا۔ پاکستان آٹھویں امریکی بحری بیڑے کے آنے کا انتظار ہی کرتارہ گیااور مسلم تاریخ کی سب سے بڑی شکست کا سامنا کیا جس میں تقریباً ایک لاکھ مسلم فوج کو بھارت نے جنگی قیدی بنالیا اور اب پچھلے بارہ سالوں سے خطے میں امریکی مفادات کی تکمیل کے لیے پاکستان اس کی فرنٹ لائن سٹیٹ اور نان نیٹو اتحادی بن کر پچاس ہزار سے زائد شہریوں اور فوجیوں کا خون اور معیشت کو ستر ارب ڈالر کا نقصان اس جنگ کی بھینٹ چڑھا چکا ہے۔

لہٰذا پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ہمیں امریکہ اور کافر مغربی حربی ریاستوں سے تعلقات کو ختم کرنا ہو گاتب ہی ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ اپنے معاملات میں آزادانہ فیصلے کرسکیں چاہے ان کا تعلق معیشت سے ہو یاخارجہ پالیسی سے۔ لیکن ایسا صرف پاکستان میں خلافت کے قیام کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام اور سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غدار کبھی بھی ایسے جرات مندانہ اقدام اٹھانے کی ہمت نہیں کرسکتے۔ یہ خلافت ہی ہو گی جو تمام امریکی فوجیوں، نجی سیکورٹی اہلکاروں اور سفارت کاروں کو ملک بدر کردے گی۔ خلافت تمام امریکی اڈے بند اور نیٹو سپلائی لائن کو کاٹ دے گی اور خلافت کے افواج مخلص مجاہدین کے ساتھ اس خطے سے امریکہ اور کافر مغربی حربی ریاستوں کو مار بھگائے گی اور ان کی نجاست سے اس سرزمین کو پاک کردے گی۔